سالانہ قیمت ہے ؍

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نُور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔اے۔ ایڈیٹر
(رینو منزل، وارث روڈ) لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب
ایم۔اے۔ امپریس روڈ۔ لاہور مینیجر

جملہ خط و کتابت اور ترسیل زر
بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیے
اور تمام مضامین و اشتہارات
وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹر
ارسال فرما کر ممنون فرمائیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۱۳	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۳۱۔مارچ سنہ ۱۹۳۲ء	جلد ۵۰

غزل

پادری گارڈنر صبر از میتھوڈسٹ مشن بلہور۔ ضلع کانپور۔

اِدھر نمود ہوا اور اُدھر روانہ ہوا
حباب کا نہ کبھی آشنا زمانہ ہوا

نگاہِ یار سے اِک تیر جو روانہ ہوا
بیر مُرغِ دل اُسی کمبخت کا نشانہ ہوا

لیا جو ہاتھ میں خنجر تو دردِ شانہ ہوا
قضا کو خوب سرِ دست یہ بہانہ ہوا

تمام عمر پیا خونِ دل و غم کھایا
جہاں میں آ کے مُیسّر یہ آب و دانہ ہوا

خُدا کا شکر کیا اور سو رہے چُپ ہو
زمین فرش فلک ہم کو شامیانہ ہوا

ہزار بار طلوع و غروب یاں دیکھا
ہمیں تو دہر میں آئے ہوئے زمانہ ہوا

تصوّرِ رُخِ عیسےٰ سے آج دِل میرا
زہے نصیب کسی کا نگار خانہ ہوا

شبِ فراق مری آہ کا اثر دیکھو
مکانِ غیر سے وہ گُل اِدھر روانہ ہوا

کبھی شباب کبھی بچپنا کبھی پیری
مسافرت ہی میں اپنا بسر زمانہ ہوا

مزا ہے سوئینگے آرام سے قیامت تک
زہے نصیب پسِ مرگ تو ٹھکانہ ہوا

گلہ کسی کا نہیں خود ہوں قابلِ تعزیر
رقیب گردشِ تقدیر سے زمانہ ہوا

شبِ فراق یہاں تک اثر تھا فرقت کا
خیالِ یار بھی دل سے مرے روانہ ہوا

جو بیکسی ہیں پڑی دھوپ میرے مدفن پر
غبارِ دل میری تُربت پہ شامیانہ ہوا

نجانے کون ازل سے تھا منتظر کس کا
قضا کے آتے ہی جوشِ شوق سے روانہ ہوا

برنگِ دہر ہے گھر گھر زمانے میں
نصیب قصر نہ ہم کو غریب خانہ ہوا

عجب مزا ہے کوئی لوٹ کر آیا
مسافرانہ تہ خاک جو روانہ ہوا

جہاں میں کون ہے اے صبر ایسا خوش قسمت
کسی کے تیر لگا دل مرا نشانہ ہوا

کیا آپ کو معلوم ہے

کہ سادھو سندر سنگھ ہندوستان کے اُن بڑے آدمیوں میں سے ایک ہیں جن کو کمی بیشی سے آج تمام دنیا جانتی ہے۔ وہ مشہور انسان ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور۔ مسٹر گاندھی۔ لارڈ سنہا۔ مسٹر شاستری اور سر جے۔ سی۔ بوس صاحبان ہیں۔ مگر سادھو سندر سنگھ اپنے وطن اور غیر ممالک میں شہرت و ناموری اور تاثیر میں پہلے پانچ صاحبان پر نمایاں فوقیت لے گئے ہیں اُس کی مقبولیت عام کا یہ عالم ہے کہ دُنیا آج کے دن اُس کے نہ صرف دیدار کی طالب ہے بلکہ اُس کے پیغاموں کی عاشق بن رہی ہے۔ اسے کسی ملک میں قیام نہیں وہ خداوند یسوع مسیح کی تمام دنیا میں منادی کر رہا ہے۔ آج کے دن ہندوستانیوں میں سادھو سندر سنگھ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ اُس کی مسیحی زندگی کے اثر کے آگے دنیا مغلوب ہوتی جارہی ہے آجکل یہ مسیحی سادھو یورپ کے کفر و بیدینی کو متزلزل کر رہا ہے۔

کشتی بمعنے جنگ ہے

کیونکہ ہمیں خون اور گوشت سے کشتی نہیں کرنی بلکہ حکومت والوں اور اختیار والوں اور اس دنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی اُن روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔ افسی ۶: ۱۲ مسیحی کا دشمن ظاہری عالم میں کوئی نہیں ہے عالم دینی میں گو مسیحی اور مسیحیت کی مخالفت و عداوت پائی جاتی ہے۔ گو عالم دینی میں قومیں اور گروہیں اور خاندان اور افراد مسیحی کو دشمن معلوم ہوتے ہیں پر درحقیقت مسیحی کے دشمنوں میں کوئی بشر داخل نہیں۔ اگر مسیحی نے اپنے دشمنوں بلکہ کل بنی آدم کے دشمنوں کو ڈھونڈنا ہے تو وہ ہر ایک بشر کے پیچھے نظر ڈالے۔ یا اُس آدمی کے باطن پر نگاہ کرے تو وہاں دشمن انسان کو وہ چھپا پائیگا جس کے ساتھ مسیحی کی دائمی کشتی اور جنگ لگی ہے۔ اس کشتی اور جنگ کا مقصد یہ ہو کہ مسیحی اپنے بھائی کو جو بدی کی پوشیدہ قوتوں سے مغلوب ہے مسیحی کشمکش کے ساتھ بچالیوے جو مسیحی بنی آدم کو اپنا دشمن سمجھ بیٹھا۔ اُس کی نظروں سے اُس کا حقیقی دشمن چھپ گیا۔ اور وہ خطرے میں مبتلا ہے۔

محبت نیکی کا موقع نہیں کھوتی

پس جہاں تک موقع ملے سب کے ساتھ نیکی کریں خاصکر اہل ایمان کے ساتھ۔ گلاتی ۶: ۱۰۔ مسیحیت میں محبت اور نیکی میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جہاں محبت ہے وہاں نیکی ہے اور جہاں نیکی ہے وہاں محبت ہے۔ کیونکہ مسیحیت میں سب سے بڑی نیکی محبت ہے۔

مسیحیت میں سب سے پہلے خدا کو نیک مانا گیا ہے۔ اُس کی بابت یہ یقین کیا گیا ہے کہ وہ سب سے نیکی کرتا ہے اور نیکی کرنے کے موقع کو کبھی ٹلنے نہیں دیتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح مسیحیت میں نیکی کرنے والا تھا۔ اُس نے بھی نیکی کرنے کے موقع کو کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

یسوع مسیح کے شاگرد نیکی کرنے والے تھے اُنہوں نے بھی نیکی کرنے کے موقع کو ہاتھ سے نہیں کھویا۔

پس مسیحی ایک نیکی کرنے والا مخلوق ہے وہ اور کچھ بھول سکتا ہے پر نیکی کرنا نہیں بھول سکتا۔ اس کی نیکی محبت ہے۔ سب بنی آدم سے محبت کرتا ہے خصوصاً اہل ایمان سے کرتا ہے مسیحی کو نیکی کرنے کے موقع کی تلاش کرنی چاہیئے۔ اسے نیکی کرنے کے موقع کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جب نیکی کرنے کا موقع آتا ہے تو اُسے ہاتھ سے کھونا نہیں چاہیئے۔

اس میں شبہ نہیں کہ دنیا کی انسانی زندگی نطرۃً مسیحی نیکی کی محتاج ہے۔ وہ باہمی عداوت و حسد و دشمنی کے زخموں سے سڑ رہی ہے۔ کوئی بشر نہیں جو مسیحی نیکی سے نافر ہو۔

افسوس یہ ہے کہ مسیحی نیکی کے عامل بہت کم ہیں۔ لوگ ان کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں جو مسیحی نیکی کرتا ہو۔ لوگ مسیحی نیکی کرنا نہیں جانتے اور نہ مسیحی نیکی کرنا سیکھنا چاہتے ہیں۔ خداوند کے عاشقو اُٹھو اور مسیحی نیکی کرو۔ مقدور بھر کرو۔ عین وقت پر کرو۔ سب سے کرو۔ خصوصاً اہل ایمان سے کرو۔ ادھوری اور ناتمام نیکی کرنا بھی گناہ ہے

موجودہ زمانے کا عیسے

مسٹر گاندھی کی گرفتاری اور سزا حکومت کی نگاہ میں خواہ کسی نظر سے دیکھی جائے مگر اہل ملک نے اسے اور ہی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اہل وطن نے اسے حکام وقت کے پیرو مرشد کا شش قرار دیا ہے مسٹر گاندھی کی سوشل زندگی کو دیکھ کر ہم کہہ نہیں سکتے کہ مسٹر گاندھی کو یسوع مسیح کا ثانی مانتے ہیں۔ کہاں تک لوگوں نے غلطی کی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اعلیٰ طبق کے ہندوستانی مسٹر گاندھی کو یسوع مسیح کا مثیل مانتے ہیں۔ جو ہم نے سرخی

نورافشان

مطبوعہ ۳۱ مارچ ۱۹۲۲ء

آسمانیوں کی یاد

ہم پادری واعظ صاحب کا مضمون ایڈیٹوریل کالموں میں درج کرکے تمام خواندہ مسیحیوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں مسیحیوں کے لئے جو کام سب سے پہلے کرنے کا ہے اُس کی طرف اس مضمون میں توجہ دلائی گئی ہے۔ ہم ہر ایک ناظر سے بزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ اسے بغور پڑھے۔ جس مسیحی بزرگ کے حالات قلمبند کرسکتا ہو اُس کے حالات کو قلمبند کرے وہ نورافشان میں شائع ہوسکتے ہیں۔

لاہور میں ایک دن میں پادری غلام مسیح صاحب کے ہاں بیٹھا تھا۔ مرحوم وارث اور طالب کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ فرمانے لگے کہ یہ تذکرہ ہمارے تمہارے جیتے جی ہے۔ ہمارے بعد ان مرحوموں کا ذکر بھی جاتا رہیگا۔ کون جانیگا کہ وارث کون تھا اور طالب کون؟ افسوس ہے کہ اس تعلیم اور روشنی کے زمانہ میں ہمارے مسیحی اس فن سے محروم ہیں کہ بزرگوں کے کارنامے لکھیں۔ اس زمانہ کے جو ہمارے مسیحی بزرگ ہوئے۔ کیسے کیسے حادثات اور کیسے کیسے واقعات اُن پر گذرے۔ پچاس برس کے بعد ہماری اولاد کو یاد بھی نہ رہیگا کہ ہم کن شہدا کی اولاد ہیں۔ اُنہوں نے مسیح کی خاطر کیسی کیسی صلیبیں اُٹھائیں ایسے کارنامے آئندہ پشتوں کے واسطے ہمت و غیرت اور دلیری پیدا کرنیوالے ہو سکتے۔ ضرور ہے کہ اس وقت ہم ان کی یاد کو تازہ کریں۔ ماسٹر رام چندر مرحوم۔ جنت آرام گاہ مولانا صفدر علی صاحب۔ ساکن بہشت مولانا حسام الدین۔ فردوس مکانی ڈاکٹر برخوردار خاں صاحب۔ غرضکہ کئی ایسے بزرگ ہوئے ہیں جنکا تذکرہ قلمبند کرنا بہت ضروری ہے۔ تاکہ آئندہ نسلیں اپنے بزرگوں کی یاد تازہ رکھیں +

یہ بیان اُن کی زبانی سن کر میرے دل پر بہت چوٹ لگی کہ ہماری حالت یہاں تک گر گئی کہ ہم میں اپنے بزرگوں کی عزت اور نام کا پاس تک نہ رہا کہ ہم اُن کے حالات قلمبند کریں۔ شرم سے سر جھکا لیا۔ میں نے عرض کی کہ حالات کا معلوم ہونا بہت مشکل ہے۔ نیز یہ مادہ بھی ہم میں نہیں کہ تواریخی خشک واقعات کو ایسا دلچسپ بنادیں کہ اُس کی قدر ہووے۔ بعض بزرگوں کے مسیحی ہونے کے حالات واقعی رقت انگیز اور صلیبی ہیں مگر اُن کے بعد کے حالات کا معلوم ہونا بہت مشکل

ہے ہیں نے پادری وار [illegible] صاحب مرحوم
کی زندگی کے حالات کسی [illegible] ۔ کیونکہ میرا
اُن کا چولی دامن کا ساتھ [illegible] ہے کہ
وہ حالات عنقریب شائع ہونگے
[illegible] میں نے پادری غلام مسیح سے عرض
جنت آشیانی طالب کے لنگوٹیے یار ہیں وہ تمام
حالات سے واقف ہیں۔ لہذا وہ اس کام کو پورا
کریں۔ عدم فرصتی کا عذر پیش کیا جو صرف بہانہ
ہے۔ آخر سب اپنے اپنے کام میں [illegible]
اُنہوں نے کسی قدر وعدہ کیا کہ [illegible]
جو کام ہم دوسروں سے کروانا [illegible]

کہ ہم خود جتنا کرسکتے ہیں کرکے دکھادیں۔

پادری پریم چندر صاحب اپنے والد مرحوم کا تذکرہ لکھ سکتے ہیں۔ اُن کے والد ماسٹر رامچندر مرحوم کوئی عام آدمی نہ تھے۔ ایک بڑے مشہور فاضل ریاضی دان تھے۔ اسی طرح پادری تارا چند صاحب کی زندگی کے حالات۔ اُن کے لائق فرزند پادری دینا ناتھ صاحب تحریر فرمادیں۔ ڈاکٹر برخوردار خاں صاحب کے حالات کچھ کم عجیب نہیں۔ اُن کا مسیحی ہونا۔ رشتہ داروں سے مصائب اُٹھانا۔ بھائیوں کا برادران یوسف ہو کر پیش آنا۔ گھر برباد کرنا عجیب واقعات ہیں۔ یہ سب حالات چپہ اور ملتان سے معلوم ہوسکتے ہیں۔
خود اُن کی مسیحی بیٹی مسز دینا ناتھ کو معلوم ہیں
سو اگر پادری کے۔ این دینا ناتھ صاحب دیگر [illegible]
کو بالائے طاق رکھ کر اس پر توجہ کریں
کرکے حالات بہم پہنچادیں تو ایک [illegible]
بایوگرافی تیار ہوسکتی ہے [illegible]
کا مسیحی ہونا وغیرہ
نمونے کے طور پر [illegible]
کھیم چند کے [illegible]
زبانی یاد [illegible]
دوسر [illegible]

کے وقت مسیحی ہوئے کچھ شک نہیں کہ پادری تھوبرٹ صاحب نے یہ فصل کاٹی۔ مگر بوئی ہوئی پادری نیمن صاحب کی تھی۔ چنانچہ تین جوانوں کی نسبت مجھے معلوم ہے۔ کہ وہ اسی زمانہ میں مسیحی ہوئے۔ جبکہ نارووال میں چند جوان پادری نیمن صاحب کے زیرسایہ مسیحی ہوئے یہ ۱۸۷۳ء کا واقعہ ہے۔ چونکہ زمانہ قابل یادگار ہے۔ اس لئے نارووال کے جوانوں اور مولوی عماد الدین صاحب/اسمٰعیل صاحب کے کنورٹ جوانوں میں ایک رشتہ پیدا ہوگیا۔ باہم خط وکتابت ہوئی۔ دوستی پیدا ہوئی۔ چونکہ میں بھی اسی زمانہ کا کنورٹ ہوں۔ اس لئے خاص طور پر ان جوانوں سے اُنس ہوگیا۔ خاصکر یہ تین جوان ولیم کھیم چند مرحوم۔ جسونت رائے۔ مسٹر بھان ای ۔۔۔ے سی پینشنر۔ ان میں سے ولیم کھیم چند کے ساتھ ۔۔۔زہ راہ رابطہ ہوگیا اور برادرانہ محبت کے درجہ ۔۔۔بطہ بڑھ گیا۔ کیونکہ عرصہ تک ہم دونوں امرتسر ۔۔۔لیم پاتے رہے۔ اُن کی زبانی اُن ۔۔۔ل اس طرح معلوم ہوا کہ ۔۔۔زبانی اُن کے مسیحی ہونے ۔۔۔سے سُنا یہاں تحریر

۔۔۔غازیخاں

۔۔۔ب ہم

۔۔۔وم ہوا

کسی قسم کے فساد وشوروشر کا خدشہ نہیں۔ پادری صاحب نے منظور کرلیا۔ مرحوم کھیم چند ایک متوسط درجہ کے ہندو ساہوکار کا بیٹا تھا۔ بھوکا ننگا نہیں تھا جس پر اتہام ہوتا کہ وہ روٹی کی خاطر مسیحی ہوا ہے۔ وہ سچ مچ نجات کا بھوکا اور امرت جل کا پیاسا تھا۔ جو مسیح سے حاصل ہوسکتا تھا۔

اُن کے عزیزوں اور رشتہ داروں کو شک تو تھا کہ یہ مسیحی مذہب کی طرف راغب ہے۔ اس لئے اُس کی بہت حفاظت کرتے تھے۔ سکول تو جانے دیتے تھے۔ مگر مشنری کی کوٹھی جانے سے منع کردیا گیا تھا۔

ایک دن وہ گھر سے بھاگ نکلے اور تھوبرٹ صاحب کے پاس چلے گئے۔ بجلی کی طرح یہ بات شہر میں کوند گئی۔ اُس کے رشتہ داروں نے مشنری کی کوٹھی جا گھیری۔ چونکہ فساد کا اندیشہ تھا۔ اس لئے مشنری صاحب نے ڈپٹی کمشنر اور کپتان پولیس کو اطلاع دی۔ جنہوں نے فوراً پولیس اُس کی حفاظت کے واسطے بنگلہ پر بھیجدی جس نے لوگوں کو منتشر کردیا اور اُس ۔۔۔ کے والدین کو اجازت دی کہ وہ کھیم چند سے ۔۔۔ کر سکتے ہیں۔ اگر وہ جانا چاہے تو اُسے ۔۔۔ جاویں۔ کھیم چند نے اپنے والدین ۔۔۔ں گھر جانے سے انکار کیا۔ اُس وقت ۔۔۔ چلے گئے۔ مگر بھگانے جانے کا موقعہ ۔۔۔ دیکھتے رہے۔ چنانچہ ایک دن موقعہ پاکر اُسکو ۔۔۔لے بھاگے (مجھے یاد نہیں کہ آیا عدالت میں مقدمہ ہوا یا نہیں) اب اس خیال سے کہ چونکہ مسیحی ہونے ۔۔۔سے انکار نہیں کرتا اُس کے پھر بھاگ جانے کا ۔۔۔ اگرچہ اُس پر بہت سختی کی گئی۔ مگر اُس ۔۔۔ نہ کیا۔ جب اُس کے عزیزوں نے ۔۔۔سٹ سے باز نہیں آتا۔ تو اُس

کے باپ نے تیل خوب جلاکر اُس کی ٹانگوں پر ڈال دیا جس سے اُس کی ٹانگیں یہاں تک زخمی ہوگئیں کہ وہ چلنے سے عاری ہوگیا۔ خداوند کے قول کی تصدیق ہوگئی کہ میرے نام کے سبب سب لوگ تم سے دشمنی رکھینگے۔ گھر ہی کے لوگ دشمن ہونگے۔ باپ بیٹے کے خلاف ہوگا۔ اس دُکھ کو اُس نے بڑے صبر سے برداشت کیا۔ اگرچہ چلنے پھرنے سے لاچار تھا۔ مگر ایک رات موقعہ پر جب سب بے فکر سوگئے تو اسی حالت میں وہ بھاگ نکلا اور سیدھا مشنری کی کوٹھی پہنچا۔ جہاں پہنچتے ہی وہ درد دُکھ کی مصیبت سے بے ہوش ہوگیا۔ آدھی رات کا وقت اسی وقت ڈاکٹر بلوایا گیا جس نے مرہم پٹی کی۔ صبح کو مشنری نے ارادہ کیا کہ اس حال سے ڈپٹی کمشنر کو خبر دیجاوے اور مقدمہ کیا جاوے۔ مگر کھیم چند نہ مانا۔ کہا کہ میں اپنے والدین کو اپنی خاطر مصیبت میں نہ ڈالوں گا۔ والدین کو جب پتہ لگا تو بہت ڈرے کہ اب تعزیرات ہند کے شکنجہ میں کھینچے جائینگے۔ اب کوئی بنگلہ کے نزدیک نہیں جاتا۔ خوفزدہ گھر میں اس انتظار میں پڑے ہیں کہ وارنٹ آیا کہ آیا۔ جب دو چار دن اس طرح آرام سے گذر گئے تو اُس کے رشتہ دار اُس کی خبر لینے کو گئے۔ مگر ڈرتے ڈرتے کہ کہیں گرفتار نہ ہوجائیں کھیم چند نے اپنے والدین سے کہا کہ کوئی فکر نہ کرو جو ہونا تھا سو ہوگیا۔ میں آپ کا فرزند ہوں اور ہمیشہ فرزند رہونگا۔ جب تک کھیم چند تندرست نہ ہوا۔ مشنری کے ہاں رہا۔ اُس کے بعد وہ دلیری سے بپتسمہ پاکر کلیسیا میں شامل ہوا۔

۱۸۷۴ء یا ۱۸۷۵ء میں وہ امرتسر نارمل سکول میں داخل ہوئے ۱۸۷۵ء میں میں بھی ا۔۔۔ ۔۔۔ل ہوا ۲½ برس تک میرا اُن کا ساتھ رہا۔ میری طبیعت ذرا شوخ اور مذاق والی تھی۔ مگر کھیم چند کی بالکل



اس کے برعکس ۔خاموش اور سنجیدہ ۔کفایت شعار اور بردبار تھے ۔ بہت صبر کرنے والا ۔اگرچہ ہم آپس میں بہت پیار ۔ اور محبت سے رہتے تھے ۔مگر کبھی کبھی وہ مجھ سے بیزار ہو جاتے اور کہتے کہ میں ہر وقت ایسے مذاق کو پسند نہیں کرتا ۔ باوجود اس بات کے کہ میں اُن کو دق کیا کرتا وہ مجھ سے پیار ہی کرتے رہے ۔ پڑھنے میں اپنا ۔ سارا وقت گذارتے ۔کبھی ان کو نہ دیکھا کہ چارپائی میں بیٹھکر ٹھٹھولیاں کرتے ۔ اچھی مسیحی طبیعت تھی ۔خوبصورت گورے چٹے جوان تھے مگر طاقت بہت کم تھی ۔ کیونکہ ورزش نہیں کرتے تھے ۔ دن رات کتاب کے کیڑے بنے رہتے تھے نارمل کا پاس کر کے ملتان مشن سکول میں ماسٹر مقرر ہوئے وہ دس برس وہاں سکول میں کام کرتے رہے وہیں پرائیویٹ طور پر انٹرنس پاس کیا ۔ ایف اے پاس کیا بی ۔اے پاس کیا ۔

چونکہ اعلیٰ درجہ کے کفایت شعار تھے ۔اس عرصہ میں کافی روپیہ جمع کر لیا ۔ دینی خدمت کرنے کی ان کی خواہش تھی ۔مگر ان کو مشنری درجہ کے برابر درجہ دینے کا فیصلہ نہ ہو سکا ۔ انگلینڈ چلے گئے ۔ وہاں کچھ عرصہ تعلیم پاتے رہے یہ مراد ان کی وہاں بھی پوری نہ ہوئی ۔ واپس ہندوستان آ کر سرکاری نوکری اختیار کی ۔ ڈپٹی کمشنر کے ہیڈ کلرک مقرر ہوئے ۔مسٹر سم سچ بیرسٹر امرتسر کی ہمشیرہ صاحبہ سے شادی کی پھر آپ ترقی کرتے ہوئے شجاع آباد کے تحصیلدار مقرر ہوئے ۔ وہاں عرصہ تک بڑی دیانتداری سے کام کیا میں شجاع آباد میں ایک دفعہ اُن سے ملنے گیا ۔ وہی سادہ طبیعت ۔ وہی سنجیدگی ۔ وہی سادہ خوراک دیانتداری کے سب لوگ مداح پائے ۔ افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی ورنہ اب تک کسی بڑے درجہ پر ہوتے ۔بلکہ پنشن پائے ہوئے ہوتے ۔

مرحوم ایک سچا مسیحی تھا ۔اُس نے اپنی زندگی جس طرح شروع کی اسی طرح ختم کی یہ حالت نہ تھی

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نبینم ۔

نہ تو وہ ایسے دیندار رہے کہ لوگ مکار کہیں اور نہ ایسے کبھی کمزور ہوئے کہ بے دین کہے جاتے ۔مسیحی تھے اور مسیحی رہے ۔ اپنے دین کے تمام فرائض پورے کرتے رہے ۔ ان لوگوں میں سے نہ تھے کہ مشن میں رہے تو فرشتے ۔ باہر نکل گئے تو دین سے بے پروا ۔ مرحوم اول درجہ کے پرہیزگار تھے ۔ اگرچہ وہ ویجی ٹیرین نہ تھے ۔مگر زیادہ خوراک ان کی سبزی ہی تھی ۔ دو بیٹے اور دو بیٹیاں آپ کی یادگار ہیں ۔

ہمارے اس موومنٹ والے اور زمانہ حال کے نوجوان مسیحی دیکھ سکتے ہیں کہ اُن کے بزرگوں کے مسیحی ہونے میں کیسی کیسی مشکلات پیش آیا کرتی تھیں ۔یہاں تک کہ جان کا بھی خطرہ ہو جایا کرتا تھا ۔

واعظ

مہربان ایک نظر ادھر بھی

حالات مسیحی میلہ واستحکام

علاقہ مہرولی صوبہ دہلی میں

اس علاقہ میں ایس ۔پی ۔جی مشن عرصہ دراز سے مسیحی خدمت کو انجام دے رہی ہے ۔مگر خدا کے فضل سے اس موومنٹ کا کام عرصہ چھ برس سے شروع ہوا ہے ۔ اس نئے کام کی بنیاد بے سودیشی طریقوں پر ڈالی گئی ہے ۔ اس لئے دیسی مسیحی کارندے اس نئے کام کے چلانے پر کمر بستہ ہوئے تھے مگر اس کام میں پردیسی مشنریوں نے بھی حتی الامکان محنت و کوشش کی ہے ۔ خدا کی مہربانی سے یہ دیہاتی اس موومنٹ کا کام سال بسال ترقی کرتا چلا جا رہا ہے ۔کام کی زیادتی کے باعث اس مشن کے ہیڈ کو دیہاتی کام تین حلقوں میں تقسیم کرنا پڑا تاکہ انتظام میں زیادہ سہولیت ہو جاوے اور ان علاقوں میں کام کے اعتبار سے سب سے بڑا علاقہ مہرولی ہے ۔ جو ایک دیسی مشنری کے ہاتھ میں رکھا گیا ہے جس کے مشنری انچارج جناب پادری ایچ پورٹر صاحب ہیں ۔ جو اس موومنٹ کے کام کے اول شخص مانے جاتے ہیں ۔ یہ ایک نہایت سرگرم اور جوشیلے دیسی پادری ہیں ۔گذشتہ سالوں کی طرح امسال تینوں علاقوں کا دیہاتی عیسائی میلہ و استحکام دوسری تیسری مارچ کو منعقد ہوا ۔اس میلے میں پچاس اور ساٹھ میل تک کے دیہاتی مسیحی چاروں طرف سے اپنی اپنی جماعت بھجن منڈلیوں کے ساتھ بڑے جوش و خروش سے بیل گاڑیوں پر و پیدل آن موجود ہوئے ۔ علاوہ ان کے شہری مسیحی بھی زیر دین بیٹیاں بھی آ پہنچیں پادری صاحب موصوف نے دو بجے سے چھوٹے چھوٹے لڑکے لڑکیوں کے کھیل کود شروع کر دیئے اور ہر ایک اول دوم سوم کے نام انعام کے لئے لکھے گئے ۔ بعد ازاں مستورات و چھوٹی لڑکیوں کی [illegible]ت پردے کی دوڑ ہوئی ۔ اس کے بعد مختلف [illegible] کے لوگ کرمس کر رسہ کشی پر آن تھے ۔ ہر ایک گاؤں [illegible]اؤں نے دوسرے گاؤں کے نوجوا[illegible]نی طرف سے کچھ[illegible]ت اپنے [illegible]

پانچ بجے سے کل جماعتیں اپنی اپنی بھجن منڈلیاں کے ساتھ سجے ہوئے بڑے شامیانہ کے اندر داخل ہوگئیں اور بھجن منڈلیوں کے مقابلہ کی ٹھہر گئی۔ پادری پورٹر صاحب میر مجلس منتخب ہوئے آپ نے مقابلہ ہونے سے پہلے جج مقرر کر دیئے اس مقابلہ میں دو گاؤں کے نمبر اول ہونے میں برابر رہے۔ یعنے فتح پور دلاؤ دوسرا ئے۔ دوم بجوان سوم۔ بسی گاؤں رہا۔ دو نو مسیحی نے بھجن خود بنا کر اور ساز پر سنا کر انعام کے حقدار بن گئے۔ سات بجے سے مس بنگوف صاحب نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کرنا شروع کر دیئے جو ہر ایک بازی جیتنے والے کو دیئے گئے۔ یہ انعامات مختلف قسم کے تھے۔ یعنے نقد۔ بچوں کے کھلونے روزمرہ کے استعمال کی چیزیں۔ کپڑے وغیرہ ان میں بہت بچوں کے انعامات مسٹر سوہن لعل ستی مجسٹریٹ صاحب کی میم صاحبہ نے اپنی بڑی مہربانی سے دیہاتی غریب بچوں کے واسطے عنایت کئے تھے۔ یہ انعامات قریب ایک گھنٹہ تک تقسیم ہوتے رہے۔ اتنے میں بزرگ بشپ صاحب بمعہ چند یورپین پادری صاحبان کے تشریف آور ہوئے۔ اس پر نور آشن کا رندوں نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کا ڈراما شروع کر دیا۔ جو نہا[illegible] پر اثر ایمان اور سچائی پر عبرت دلا[illegible] ہر ایک پارٹ پر مسیحی خصوص[illegible] ہندو مسلمان خوشی اور شاباشی [illegible] ہے تھے۔ ڈرامہ ختم ہونے [illegible] ل مجبیر [illegible] ت

کی رسم ادا کی جو بڑی ہی سنجیدگی کے ساتھ عمل میں آئی۔ پروگرام کے مطابق ۹ بجے سے پہلے تمام دیہاتی مسیحی اپنے اپنے جھنڈے اور بھجن منڈلیوں کے ساتھ قصبہ کے آخر پر قطاریں کھڑے ہوگئے اس پروسیشن کے آگے ایک نوجوان مسیحی صلیب بردار تھا۔ اس کے پیچھے گاؤں گاؤں کی بھجن منڈلیاں معہ اپنے جھنڈوں کے گاتی بجاتی چلی آرہی تھیں یہ خوبصورت جھنڈے ہر ایک گاؤں اور گاؤں اور گاؤں والوں کے مسیحی شوق کے شاہد تھے۔ یہ دیہاتی مسیحیوں کی قطار بازار کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل ہوئی تھی۔ دونوں جانب پولیس کے سپاہیوں کا پہرہ تھا۔ غیر اقوام دوکانوں کے اوپر کھڑے ہو ہو کر جھنڈوں کی خوبصورتی اور مسیحی غیرت و جوش کے قائل ہو کر کہتے تھے کہ صاحب جھنڈا ایک سے ایک اعلےٰ ہے۔ آخری جھنڈے کی آیت یہ تھی۔ وہ فتح کرتا ہوا نکلا تاکہ اور فتح کرے سب سے پیچھے بزرگ بشپ صاحب بمعہ چند پادری صاحبان اپنے اپنے کہانت کے لباس سے ملبوس تھے۔ کوئی کوئی مسیحی جوش میں آکر ناچنے لگتا تھا۔ اس وقت حضرت داؤد کا وہ واقعہ یاد آتا تھا جب وہ عہد کے صندوق کے آگے آگے ناچتے جاتے تھے۔

جب یہ خداوند مسیح کا لشکر حمد ثنا گاتا ہوا اور جے جے کے نعرے لگاتا ہوا بڑے شامیانہ میں پہنچا اس وقت استحکام کی عبادت شروع ہوئی۔ قریب اسی کے دیہاتی عورت و مردوں نے استحکام پایا۔ اتنا بڑا مجموعہ ہونے پر خدا کے فضل سے یہ عبادت بڑی سنجیدہ طور پر ادا ہوئی۔ خدا کی روح عجیب طور پر اس جماعت میں کام کر رہی تھی۔

عبادت کے ختم ہونے پر چند نئے گاؤں کے مسیحی چودھری مقرر کئے گئے۔ جن کو پگڑی اور انجیل مقدس کی ایک ایک جلد بزرگ بشپ صاحب نے دعا کے ساتھ عنایت فرمائی۔ ان چودھریوں نے جماعت کے روبرو سر پر پگڑی باندھ کر بڑے ادب سے بزرگ بشپ کو نیز تمام مسیحی جماعت کو ہاتھ جوڑ جوڑ کر سلام کیا۔ بعد ازاں جماعتی کھانا ہوا جو جماعت کے خرچ سے تیار کیا گیا تھا۔

یہ سب انتظام ایک کمیٹی کے سپرد تھا۔ جس کے صدر پادری ایچ پورٹر صاحب تھے۔ اور ان کی مدد کے لئے بندہ راقم الحروف مقرر کیا گیا تھا۔ خدا کا ہزار ہزار شکر کہ اتنے بڑے مجمع کے کھیل کود۔ گانا بجانا۔ پروسیشن عبادت اور کھانا پینا بہت ہی عمدگی کے ساتھ انجام تک پہنچا۔

ناظرین اخبار نور افشاں سے التماس ہے کہ اس علاقہ کے کام اور خاصکر ان اشخاص کے لئے دعا کریں جنہوں نے استحکام پایا تاکہ وہ مرتے دم تک اپنے اقرار پر قائم رہ کر مسیح کے وفادار سپاہی بنے رہیں۔

اور اس علاقہ کے باقی لوگ بھی خداوند یسوع کے جھنڈے تلے آویں۔ اے خداوند یسوع تو جلد اس تمام علاقہ کو فتح کر۔ آمین ثم آمین

راقم۔ خاکسار اے۔ اندریاس
سپرنٹنڈنگ کیٹی کسٹ۔ علاقہ مہرولی۔

شہزادہ ویلز کی آمد کے موقعہ پر جبری ہڑتال کرانے کے سلسلہ میں پشاور میں کئی گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ شہر میں جوش پھیلا ہوا ہے۔ شہر کا در اور ٹھاک گھر بند ہے مظاہرے ہوتے ہیں لیکن فوج اور پولیس انتظام ٹھیک کر رہی ہے۔

سچّا عیسائی کون ہے

۱۔روئے زمین کا نقشہ جب دنیوی نظروں کے سامنے آتا ہے تو اس کا زیادہ حصہ ان لوگوں سے آباد پایا جاتا ہے جو اپنے آپ کو خداوند مسیح کا پیرو ظاہر کرتے ہیں۔ دیکھو مُلک کے مُلک براعظم کے براعظم اس فرقہ سے ڈٹا ڈٹ بھرے ہوئے ہیں۔

۲۔نہ صرف ان لوگوں کی مردم شماری میں بھی ایسی نمایاں ترقی دیکھوگے بلکہ بلحاظ عروج حکومت حشمت۔ دولت۔تعلیم۔قدرت سب میں ان کا پلہ بھاری نظر آتا ہے۔

۳۔علم سائنس میں جو عجیب حیرت انگیز ترقی ان لوگوں نے حاصل کی ہے۔اس کی نظیر گذشتہ زمانہ میں دُور تک نظر نہ آئیگی۔

۴۔ایسی حیرت انگیز ترقی جو اس فرقہ نے حاصل کی اس کو دیکھکر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا عیسائیت کے لئے ایسی ترقی کا ہونا لازمی ہے یا کیا؟ اور ایسی ترقی سے عیسائیت کا کیا تعلق ہے؟

۵۔کیا وہ لوگ کہ جنہوں نے کسی گرجا میں یا اس سے باہر پانی کا بپتسمہ پایا ہے عیسائی ہیں؟

۶۔کیا وہ لوگ جو گرجاؤں اور ان سے باہر بڑے زور وشور سے دُعائیں مانگ رہے ہیں عیسائی ہیں؟ نہیں نہیں ابھی منزل دور ہے۔

۷۔کیا وہ لوگ جو بشپ اور لاٹ پادری کا تمغہ پائے ہوئے ہیں۔اور رات دن انجیل مقدس کو رٹ رہے ہیں عیسائی ہیں؟

۸۔کیا وہ لوگ جو اپنے حسرتناک دلفریب تقریروں اور وعظ سے لوگوں کو مسیحی امت میں شامل کرنے کے لئے گھسیٹ رہے ہیں، عیسائی ہیں؟

۹۔کیا وہ لوگ جو یورپ وامریکہ کے زیرِ اقتدار دنیا میں حکمرانی کررہے ہیں۔عیسائی ہیں۔

۱۰۔کیا وہ لوگ جو کوٹ پتلون پہنے۔میز کرسی بچھائے۔مونچھوں پر تاؤ چڑھائے نوع بنوع کے لذیذ اور مقوی کھانے اہم مکر نوش فرمارہے ہیں وہ عیسائی ہیں؟

۱۱۔اس کثیر مجمع بے تمیزی میں عیسائیت اور غیر عیسائیت کی تمیز مشکل سے معلوم ہوگی۔گو ایک کچے اور نہایت کمزور رشتہ میں بےشمار عیسائیت نما دانے پروئے ہوئے ہیں۔مگر ایک کا دوسرے سے بلحاظ جسامت منزلوں کا فاصلہ ہے۔

۱۲۔اس قدر کثیر امت میں ایماندار۔غیر ایماندار یا مومن۔کافر کی تفریق کرلینا آسان کام نہیں۔ دنیوی دوربین گذر نہیں پاسکتے۔ان کے معلوم کرنے کے لئے برگزیدہ دلوں کی ضرورت ہے۔

۱۳۔عیسائیت کی پرکھ جس کسوٹی سے کی جاسکتی ہے وہ بتلاتی ہے کہ وہ عیسائی ہے جو

۱۴۔اپنے جان۔مال۔طاقت اور عقل کو خدا کی محبت میں قربان کرچکا اور جس نے اپنے پڑوسی کو اپنی طرح دیکھا اور عیسائی وہ ہے جس نے

۱۵۔اپنے سینہ کے اندر بے انداز محبت کا اکھنڈ بھنڈار جمع کرلیا اور جس کے دل ودماغ میں ہر جگہ اور ہر طرف محبت کا جوش ٹھساٹھس بھرچکا اور عیسائی وہ ہے جس نے

۱۶۔انجیل مقدس کو اپنا رہبر بناکر اس کے مضمون کو بخوبی سمجھ لیا اور ساتھ ہی عمل بھی کردیا اور عیسائی وہ ہے جس نے

۱۷۔اپنے بھائیوں کو اوپر اٹھانے کی غرض سے اپنے تن من دھن کو مفت قربان کردیا اور اپنا سر جوئے کے نیچے دیدیا۔اور عیسائی وہ ہے جو

۱۸۔اپنی خودی۔خود آرائی اور خودغرضی کی [illegible] ان سے الگ ہوگیا ہے اور عیسائی وہ ہے جو

۱۹۔اپنے بغیر ضمانہ اراد ضمیر سے فیصلہ کرتے وقت بڑے چھوٹے۔پنچ اونچ کا کوئی مراتب نہیں کرتا۔ اور عیسائی وہ ہے جو

۲۰۔خودغرضانہ تعصبات سے بالکل مبرا اور الگ ہے اور قومی ملکی بہبودی سے گذر کر روحانی محبت کے رشتہ میں پروگیا ہے اور عیسائی وہ ہے جس نے

۲۱۔اپنے رشتہ کو اس قدر وسیع بنالیا ہے کہ کوئی شہر خواہ کسی رنگت وملت ووسعت کا ہو اس میں سما سکے۔اور عیسائی وہ ہے جو دھرم کے پرچار اور اس کی ترسیع کی بجاآوری کے لئے سر جھکائے کھڑا ہے۔لیکن ادھرم کی روک کے لئے سینہ سپر ہورہا ہے اور عیسائی وہ ہے جس نے۔

۲۲۔دنیوی جاہ وحشمت سے منہ پھیر روحانی الکھ بھنڈار کے حاصل کرنے کے لئے خدائی قادر مطلق یا خداوند یسوع مسیح سے اپنا تعلق پیدا کرلیا ہے اور عیسائی وہ ہے کہ

۲۳۔جو اپنے دل۔زبان اور ہاتھ کو ایک لیول میں رکھتا ہے اور اپنے قول وفعل کا سچا ہے۔

عدم تعاون اور مسیحی واعظ

ہم ذیل میں مسٹر پال فضل الدین کا مضـ[illegible]
[illegible] گاہی کے لئے درج کرتے ہیں [illegible]
[illegible] اصحا[illegible] کے خلاف کہتے سُنتے ہیں [illegible]
[illegible] بعض مسیحی [illegible]

اصحاب کے خلاف ہوئے تو مسٹر پی فضل الدین کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ایسے شخص کا مسیحیوں پر کچھ اثر نہیں پڑتا ہے۔ مسٹر پی فضل الدین کو یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ بہت مسیحی عدم تعاونی ہیں۔ لیکن بہت زیادہ مسیحی حالت سکوت میں ہیں۔ تو اگر کوئی مسیحی کھلم کھلا عدم تعاون کے خلاف ہو تو ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔

تمام ہندو مسلمان عدم تعاونی نہیں ہیں۔ بہت عدم تعاونی ہیں۔ بہت عدم تعاونی اصحاب کے بالکل مخالف ہیں تو بھی عدم تعاونی اصحاب کو شانتی سے کام لینا پڑتا ہے۔ ویسا ہی آپ اس واعظ کو شانتی سے سمجھائیں۔ اگر اس پر بھی وہ نہ مانے تو بھی ناراض نہ ہوویں۔ کیونکہ ہر ایک آدمی اپنی مرضی اور رائے کا مختار ہے۔ ایڈیٹر۔

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم۔

ایک دفعہ معلم شرع ایک بدکار عورت کو ہمارے خداوند کے پاس لائے اور آپ سے رائے طلب کی کہ کیا حکم شرع کے موافق اس کو سنگسار کریں یا نہ کریں۔ آپ نے بڑے تحمل اور سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا کہ "جو تم میں بے گناہ ہے سو پہلا پتھر مارے"۔

ہمارے ناظرین اس واقعہ کو خوب اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ زیادہ طول دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ میں یہ چند سطور فقط ان صاحبان کی نظر ...تا ہوں جو وقتاً فوقتاً جائز یا ناجائز ... عدم تعاون یا اُن کے ا... کے چیلے چانٹوں پر نکتہ ...

تنگ دلی اور تعصب کا ہم اپنے غیر مسیحی بھائیوں پر الزام لگاتے یا لگا سکتے ہیں کیا وہی گناہ (جو ہندو مسلم اتحاد کا خون کرتا ہوا نظر پڑتا ہے) ہماری زندگیوں میں تو جاگزیں نہیں؟

منصفانہ طور پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہم ایسے ہی بے گناہ نہیں کہ کسی پر پہلا پتھر مار سکیں مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض اوقات ہمارے واعظ (جن کو اس گناہ اور بدعت انگیز نقطہ چینی کا زیادہ موقع اور آزمائش ہوتی ہے) تمام گھر اور باہر کا غصہ عبادت گاہوں میں نکالتے ہیں اور وہ بھی کس پر۔ بیچارے گاندھی کے کے چیلے چانٹوں پر۔ میں اپنے بیان کے ثبوت میں کئی ایک مثالیں دے سکتا ہوں۔ لیکن ناظرین کے قیمتی وقت کا خیال کرتے ہوئے صرف ایک تازہ مثال جس کو میرے لکھنے کے وقت تک ابھی چوبیس گھنٹے بھی نہیں گذرے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جس میں ہمارے ایک معتبر صاحب نے جن کو شاید کھدر کے ساتھ کچھ دیرینہ دشمنی ہے۔ (واضح رہے کہ آپ عین بعین ہندوستانی صاحب ہیں) کھدر پوشوں اور گاندھی ٹوپی پہننے والوں پر بڑے پر زور الفاظ میں اپنے دل کی تپش نکالی اور انکو بندروں سے تشبیہ دی۔

...یں ہرگز بھی ان صاحب یا اور کسی اُن کے ہمخیال سے یہ امید رکھنا نہیں چاہتا کہ وہ حامیان عدم تعاون کے ہمخیال ہو جائیں۔ یا اُن کے خلاف اپنے تحریر و تقریر کی خاطر کسی طرح کے جبر و تشدد کا ...نا کر رہے ہیں۔ کسی سے یہ بھی درخواست ...ے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ وہ اس آزادی ...عمال نہ کرے اور اگر کروں بھی تو لاحاصل ...تی عرض ضرور کرونگا کہ ہر ایک بات کے

لئے ایک خاص وقت اور جگہ ہوتی ہے۔ جو صاحب شکوہ شکایت کے عادی ہیں ان کے لئے ملک میں بازاروں میں یا اخبار اور لیکچر ہال ہیں۔ جہاں وہ جیسا بھی چاہیں طوفان بدتمیزی اٹھا سکتے ہیں۔ اور یا جو عادت سے مجبور ہیں اور خدا کا کلام سناتے وقت بھی چند مورتی یا پنڈت صاحبان کے ساتھ قدم بقدم چلے بغیر خدا کی روح اُن میں آ ہی نہیں سکتی تو وہ ذرا ہم غریبوں پہ جو کھدر کے میلے اور گندے چیتھڑوں میں ہی مست رہنا پسند کرتے ہیں۔ رحم کی نگاہ رکھیں اور بجائے نال والے جوتے کے مخمل سلیپروں پر ہی کفایت کیا کریں۔ اگر اس سے اُن کا یا اُن کے ہمخیال سامعین کا کچھ بھلا ہوتا ہو۔ ہمارے ناقص خیال میں تو اس سے کوئی فائدہ حاصل ہوتا نظر نہیں آتا۔ بلکہ نقصان کا بہت اندیشہ ہے۔

پال فضل الدین۔

ایشیا

بمبئی میں بروز جمعرات جلسہ عام میں پنڈت مالویہ نے تقریر کی جس میں آپ نے اور مسز سروجنی نیڈو نے کھدر پوشی پر بہت زور دیا۔

یادرفتگان

نہایت افسوس کی خبر دی جاتی ہے کہ مسٹر آئی سی۔ لال بیٹ ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر بعمر ۵۹ برس بعارضہ مرض گردہ ۲۷ مارچ ۱۹۲۲ء کی شام کے پونے تین بجے اس دار فانی سے دار بقا کو چلے گئے۔ آپ کا جنازہ ۲۸ تاریخ کی شام کے ۵ بجے ہوا۔ آپ لاہور کے انگریزیا

قبرستان میں دفنائے گئے۔ آپ کے جنازے پر ۵۰ صاحبان حاضر تھے۔ جن میں پنجاب کے لارڈ صاحب بہادر بھی تھے۔ آپ پنجابی مسیحیوں میں سے پہلے ڈپٹی کمشنر تھے۔ جو اپنی دیانت وفاداری اور محنت و مشقت وجفاکشی میں اپنی آپ ہی نظیر تھے۔ ان تمام اوصاف پر یہ بھی ایک عظیم اضافہ تھا کہ آپ مسیحی تھے۔ امید کی جاتی ہے کہ آپ کی زندگی کے مختصر حالات کو کوئی صاحب ضرور حوالہ قلم کرینگے۔ دعا کرتے ہیں کہ خدا جو تمام تسلی واطمینان کا چشمہ ہے آپ کے جملہ عزیز واقارب کو تسلی اور اطمینان بخشے۔ آمین۔

خبر ہے کہ قندھار میں ہندو لڑکوں کی تعلیم کے لئے ایک سکول کھولا گیا ہے۔ فی الحال یہ سکول کابل بازار کے دو مندروں میں شروع کیا گیا ہے ۹۲ لڑکوں کے نام درج رجسٹر ہو چکے ہیں۔ سکول بنانے کا انتظام ہورہا ہے۔

ڈھاکہ ۲۲ مارچ کی ہے کہ محکمۂ ابکاری کی آمدنی کو اچھا خاصا نقصان پہنچا ہے۔ ضلع ڈھاکہ میں ۴۸۶۰۲ روپیہ کی کم آمدنی ہوئی ہے۔ اس کا باعث کانگرس اور خلافت کے رضاکار تبلائے گئے ہیں۔

پیرس ۲۲ مارچ کی خبر ہے کہ الائز کے وزیروں نے یہ قرارداد پاس کی ہے کہ قسطنطنیہ اور انگورہ ایجنٹوں کو تار کیا جاوے کہ ان میں تین ماہ کے لئے عارضی صلح ہو۔ مخالفوں کی فوجوں کے درمیان دس میل کا فاصلہ ہو۔ اس فاصلہ میں الائز کی افواج داخل ہو۔ تینوں جگہ کے کمشنروں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ تینوں حکومتوں سے جلد جواب لیکر کانفرنس کو مطلع فرادیں۔

قسطنطنیہ ۲۴ مارچ کی خبر ہے کہ پیرس کانفرنس کی قرارداد انگورہ گورنمنٹ کے روبرو پیش کردی ہے۔

پیرس ۲۴ مارچ کی خبر ہے کہ یونانی اناطولیہ کو خالی کررہے ہیں۔

گورکھپور ۲۴ مارچ کی خبر ہے کہ چوری چورا کے مقدمہ میں جو ۲۲ پولیس سپاہیوں کو قتل کرنے کے متعلق ہے ۲۲۶ آدمی دفعات ۳۰۲ و ۳۹۸ و ۳۶۴ و ۱۴۷ و ۱۴۹ و ۱۲۰ اور ریلوے ایکٹ کی دفعہ ۱۲۶ کے ماتحت گرفتار کئے گئے ہیں اور ان کا مقدمہ گورکھپور جیل میں شروع ہوگیا ہے ہنوز ۷۹ ملزم روپوش ہیں۔

پیرس ۲۴ مارچ کی خبر ہے کہ آرمینین کے لئے جو برٹش گورنمنٹ نے سکیم کانفرنس میں پیش کی تھی وہ سکیم نامنظور ہوئی ہے۔

پیرس ۲۳ مارچ کی خبر ہے کہ وزراء خارجیہ نے آرمینین کے ملک دوطن پر پھر بحث شروع کی پر کسی نتیجے تک نہیں پہنچے۔ آخر یہ بات قرار پائی کہ یہ معاملہ اقوام کی لیگ کے سپرد کیا جائے اور وہ اپنی طرف سے کمشنر مقرر کرے جو اس کا تصفیہ کریں۔

بمبئی ۲۵ مارچ کی خبر ہے کہ [illegible] قات رائٹ آنریبل شاستری نے بیان کیا کہ انگلینڈ میں عدم تعاون کے پیروکاروں کی بابت کثیر مختلف رائیں ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ پرنس آ[illegible]
ویلز کے خیر مقدم سے الگ ہونے پر [illegible]
عدم تعاون کے بہت خلاف ہیں [illegible]

پونا شہر ۲۴ مارچ کی [illegible]
گاندھی اور شنکرلال بنیکر [illegible]
لائے گئے۔ اور یراودا [illegible]
گئے ہیں۔

بمبئی ۲۴ مارچ کی خبر ہے کہ لارڈ لٹن بنگال کے نئے گورنر اور رائٹ آنریبل وی۔ ایس۔ سری نواسا شاستری آج بمبئی آپہنچے ہیں۔

جی۔ آئی۔ پی ریلوے ٹرین ۲۳ مارچ کے روز یوتمال سے مرتضیٰ پور کو جارہی تھی پٹڑی سے اتر گئی۔ ڈرائیور اور فائرمین مرگئے۔

ایسٹ انڈیا ریلوے لائن پر سٹرائک بدستور ہے۔ سٹرائکرس نے ٹرین کو پٹڑی سے گرانے کی ایک اور کوشش کی ہے۔

قسطنطنیہ ۱۹ مارچ کی خبر ہے کہ باسفورس پرتیل کے جس قدر ذخیرے تھے وہ سب آگ سے تباہ ہوگئے ہیں۔

دہلی ۲۵ مارچ کی خبر ہے کہ لیجسلیٹو اسمبلی میں پریس ایکٹ ۱۹۱۰ء اور قانون انسداد ترغیب جرائم بذریعہ اخبارات ۱۹۰۸ء کی تنسیخ کا مسودہ قانون پاس ہوگیا۔

خبر ہے کہ لالہ شانتی نرائن تیسرا ایڈیٹر بندے ماترم اور لالہ کیدارناتھ سہگل بھی ۲۵ اور ۲۶ مارچ کی درمیانی رات کو ½۱۲ بجے اپنے مکان سے گرفتار کئے گئے۔ اب چوتھا ایڈیٹر مقرر ہوا ہے۔

خبر ہے کہ مسٹر گاندھی کی قائم مقامی حکیم اجمل خاں پریزیڈنٹ کانگرس کرینگے۔

جنگ عظیم میں عثمانی جنگی وبحری افواج کا نقصان

[illegible] ٹ کی آرمی میڈیکل سروس نے حال ہی میں
[illegible] عثمانی وجنگی وبحری افواج کے نقصان
[illegible] ہے۔ مصرحہ تحت سرکاری
[illegible]
[illegible] ٹ ہسپتال

جو بیماری اور زخموں سے مرگئے	۵۰۱۰۹۱
جو زخمی ہو کر مزید ملازمت کے قابل نہ رہے۔	۸۹۱۳۶۴

جو مختلف محاذوں پر مرے اُن کا شمار

قفقاز	۲۱۸۵۷۸
دانیال	۱۰۱۱۴۷
فلسطین	۸۰۷۶۴
عراق عرب	۴۴۷۲۱

یورپ

لنڈن ۲۲ مارچ کی خبر ہے کہ لارڈ کریو۔ لارڈ کرزن۔ لارڈ چیمسفورڈ۔ سر آرتھر لوٹے۔ جنرل منرو اور جنرل سر کلاڈ جیکب کے دستخطوں سے ایک چٹھی شائع ہوئی ہے جس میں ہندوستان کے انگلش چرچ میمبر کی مدد کے لئے ایک مشن بھیجنے کے خرچ اخراجات کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ خرچ کا تخمینہ ۲۵۰۰۰ پونڈ کا کیا گیا ہے۔ کم از کم ۲۴ مشنری بھیجنے کا خیال ہے۔ جس میں ایک بشپ اور ایک ڈین آف منچیسٹر کے علاوہ ۶ لیڈی مشنری بھی ہونگی۔

لنڈن ۲۲ مارچ کی خبر ہے کہ ۱۹۱۳ء سے دو ارب گز کپڑے کی بکری کم ہوئی ہے۔ ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۳ء کے اندر ۳۱۸۱۰۰۰۰۰۰ گز کپڑا ہند میں آیا تھا۔ مگر گزشتہ سال [illegible] پر ختم ہوتا ہے صرف ۲۰۰۰۰۰ [illegible] میں آیا ہے۔ ۱۹۱۳ء سے [illegible] کروڑ وصول ہوا [illegible] صرف ۴۴ کروڑ [illegible]

پیرس ۲۲ مارچ کی خبر ہے کہ تاوانی کمشن نے جرمنی پر ۱۹۲۲ء کے لئے جو رقم واجب الادا تاوان جنگ مقرر کی ہے وہ ۷۲۰۰۰۰۰۰ تو گولڈ مارک ہیں اور ۱۴۵۰۰۰۰۰۰ مارک کی جنس ہوگی۔

لنڈن ۱۸ مارچ کی خبر ہے کہ وسکاؤنٹ پیل سکریٹری آف سٹیٹ فار انڈیا مقرر ہوئے ہیں۔

لنڈن ۱۸ مارچ کی خبر ہے کہ بیلفاسٹ (آئرلینڈ میں) اب تک بمباری ہو رہی ہے۔

پیرس ۱۸ مارچ کی خبر ہے کہ جرمنی کو تاوان جنگ کی ساتویں قسط میں ۳۱۰۰۰۰۰ سونے کے مارکس دینے ہیں۔

لنڈن ۲۰ مارچ کی خبر ہے کہ بیلفاسٹ (آئرلینڈ) میں بمبوں سے اب تک لڑائی چلی جاتی ہے۔ شمالی آئرلینڈ اور جنوبی آئرلینڈ میں باہمی امن ہوتا نظر نہیں آتا۔

لنڈن ۲۰ مارچ کی خبر ہے کہ آئرلینڈ میں خانہ جنگی کا اندیشہ بڑھتا جاتا ہے۔ آئرش سرحد پر افواج کا اجتماع پایا جاتا ہے۔ ایک پُل بھی اُڑا دیا گیا ہے۔

لنڈن [illegible] مارچ کی خبر ہے کہ وزیر اعظم کی طبیعت علیل ہے۔ طویل رخصت پر جانے والے ہیں۔ پر جینوا کانفرنس میں ضرور تشریف لے جائینگے۔

[illegible] ۲ مارچ کی خبر ہے کہ پولیس نے [illegible] خفیہ قواعد کی ایک کاپی پائی ہے [illegible] ایک میمبر گرفتار کیا گیا ہے۔

[illegible] مارچ کی خبر ہے کہ تاوانی [illegible] جرمن پر ٹل بمب سٹیل [illegible] رات کا خیال ہے کہ جرمنی

کو ایک دفعہ پھر ٹریننگ میں بیٹھنا چاہیے

لنڈن ۲۳ مارچ کی خبر ہے کہ ایڈمریلٹی نے اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ سبمرین ایچ ۴۲ ایک تباہ کن جہاز سے ٹکرا کر ڈوب گیا ہے۔ جس کے ساتھ ۳۰ جانوں کا نقصان ہوا ہے۔

افریقہ

جوہانسبرگ ۱۸ مارچ کی خبر ہے کہ جنوبی افریقہ میں انقلاب پسندوں نے جو شور و شر بپا کر رکھا تھا آخر کار فوجی قوت کے ساتھ خاتمہ تک پہنچایا گیا ہے۔ سٹرائکرس یا تو لقمۂ اجل ہو گئے یا واپس کام پر جا لگے ہیں۔ اب جنوبی افریقہ سالوں کے لئے شور و غوغا سے پاک ہو چکا ہے۔ امن و سلامتی وہاں پھر قائم ہو گئی ہے۔

جوہانسبرگ ۲۰ مارچ کی خبر ہے کہ تمام بغاوت کے سرغنے گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

کیپ ٹاؤن ۲۱ مارچ کی خبر ہے کہ باغیوں کا منشا تھا کہ وہ سوویٹ کے اصولوں پر حکومت کو قائم کریں مگر باغی ناکام رہے۔

محصول ڈاک میں دگنا اضافہ

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ یکم اپریل سے لفافہ اور پوسٹکارڈ وغیرہ کی قیمت بڑھ جائیگی پوسٹکارڈ کی قیمت دو پیسہ ہو جائیگی اور ہر ۲½ تولہ وزن کے لفافہ کا محصول ایک آنہ ہوگا اور ہر مزید ۲½ اس کے حصہ کے لئے ایک آنہ نئے بجٹ میں جسقدر محصولات بڑھائے گئے ہیں ان سب میں ہندوستانیوں کے لئے خاص طور پر موجب تکلیف محصول ہی ہے اسلئے کہ یورپین پوسٹکارڈ کو کبھی اصولاً استعمال نہیں کرتے اور دیز کاغذ اور لفافہ استعمال کرنیکی وجہ سے ہمیشہ سے محصول

(بقایا مضمون صفحہ ۲ سے آگے)

دی ہے وہ ایک سچے ہندو کے مضمون میں سے لی گئی ہے جو بندے ماترم میں شائع ہوا ہے۔

ایک اور مضمون شریمتی سروجنی نیڈو نے بندے ماترم میں شائع کیا ہے جس کی سُرخی کے الفاظ یوں آئے ہیں۔ **دنیا کی تاریخ میں گاندھی کا ثانی عیسیٰ** ہے۔ آگے چلکر شریمتی نیڈو تحریر کرتی ہیں اتنے میں اس لاثانی عجیب وغریب مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی جونہی کہ اپنے پیارے گورو مہاتما گاندھی جی کے لبوں سے ایک پیغمبرانہ لہجہ میں سوبھاوک طور پر نکلے ہوئے غیرفانی شبد میرے کانوں میں پڑے۔ میرے خیالات نے کئی صدیاں پہلے کی طرف دوڑ لگائی اور ایک مختلف زمانے اور ایک نئے مُلک کا نظارا میرے سامنے کھنچ گیا جبکہ اسی قسم کا ایک ڈراما (نقل) کیا گیا تھا اور ایک دوسری نورانی ہستی پیارے گورو اور اُستادِ زمانہ کو سولی پر چڑھایا گیا تھا۔ جو کہ اسی قسم کی دلیری اور جرأت کے ساتھ اس قسم کا اُپدیش کیا کرتا تھا میں نے اس **وقت ایک بار پھر محسوس کیا کہ** بھارت ورش کی آزادی کے اس ناقابل تسخیر وشیریں کلام پیغمبر کا دنیا کی تاریخ میں اگر کوئی سچا ثانی مِلسکتا ہے تو اُس کے مقابلے کی صرف ایک ہی مثال ہے اور وہ غریب معمولی جھونپڑی میں پلا ہوا ناصرت کا عیسیٰ مسیح ہے۔ درحقیقت مہاتما گاندھی کا جو کہ عدیم المثال غضب کی دیا اور رحمدلی سے تمام بنی نوع انسان کو پیار کرتا ہے اور اس کے اپنے لفظوں میں جو کہ غریبوں کے پاس ایک محسوس کرنے والے غریب دل سے ہمدردی کے لئے بھرا ہے ثانی حضرت عیسیٰ ہی دکھائی دیتا ہے مطبوعہ ۲۷ مارچ ۱۹۲۲ء اگر ان گواہیوں کے موافق ہندوستان کو مسٹر گاندھی نے ہی یسوع مسیح کا دیدار کرایا ہے اور مسٹر گاندھی خداوند یسوع مسیح کا مثیل ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہندوستان یسوع مسیح کے چرنوں سے دور رہے۔ اگر مسیح کے مثیل کو مانا ہے تو یسوع مسیح کو بھی مانے پھر تو سوراجیہ کا حصول کسی طرح ناممکن الحصول نہیں ہوسکتا۔

سرکاری اعلان

ہے کہ چھوٹے چھوٹے فوجی دستے ان جگہوں میں رکھے گئے ہیں جہاں چھاؤنی نہیں ہے تاکہ پولیس کی مدد کریں جو بلوائیوں کو منتشر کرنے اور ضروری گرفتاریاں کرنے میں مصروف ہے۔

سرکاری اعلان

انبالہ چھاؤنی میں میسرس انچارام اور سنس منکر کے ۹ مارچ کے روز ڈاکہ پڑا چوکیداروں کے ایک چودھری کو گولی سے مار گئے۔ یہ ڈاکو چوری کی بندوقوں سے اور دیگر ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ مقتول چوکیدار کی لاش کے ملاحظہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کے بدن پر کرپانوں کے بھی زخم لگے ہیں یہ ڈاکو درحقیقت بازار لوٹنے آئے تھے۔ ان میں سے ایک نے کرپان سے ایک نائی کو بھی زخمی کیا ہو

ریلوے ہڑتال

کلکتہ ۱۵ مارچ۔ ایسٹ انڈین ریلوے کی ہڑتال کے متعلق ایجنٹ نے اطلاع جاری کی ہے کہ دھنباد ڈسٹرکٹ میں ٹریفک اور کیرج و دیگر [illegible]
کے ۳۸ فی صدی ہڑتال کام پر [illegible]
مغلسرائے میں ٹریفک سٹ [illegible]
اور ۳۶۸ آدمی کل حاضر ہو [illegible]
اپ پارسل اکسپر [illegible]
پر روک لی گئی اور [illegible]

سرکاری اعلان ہے کہ سات یا آٹھ شخصوں نے جو کالی پگڑیاں پہنے اور کرپانوں سے مسلح تھے موضع دھاریوال ضلع امرتسر میں ڈاکہ مارا ہے۔

کوہ وسووئیس میں جوش

کوہ وسووئیس ملک اٹلی کا آتش فشاں پہاڑ ہے اس میں گذرے ۱۷ سال سے خاموشی رہی پر اب پھر آگ کی نمائش ہوتی ہے۔ رقیق لاوا ۳۰۰۰ فیٹ تک بہ رہا ہے۔ اس کی پہلی آگاہی بھونچال سے ہوئی تھی۔ اس کے بعد ہی خوفناک رقیق لاوا کی آمد کا دھماکا سُنائی دیا جس نے آتشی جوش سے تیس ہزار مربع فیٹ کا رقبہ زمین چھپا لیا۔ لاوا جلدی جلدی نکلتا اور پھیلتا جاتا ہے۔

ضرورت

۲/۱

ترنتارن کے زنانہ مشن ہسپتال کے لئے ایک ہندوستانی تجربہ کار نرس کی ضرورت ہے۔ عمررسیدہ کو ترجیح دی جائیگی۔ اُمیدواروں کو چاہیئے کہ مس آسٹوے۔ سی۔ بی۔ زیڈ۔ ایم۔ ایس ترنتارن پنجاب سے درخواستیں کریں۔

ضرورت

۳/۲

[illegible] ہی ہوس کیپر کی جو ایک شریف
[illegible] نہ داری کو ٹھیک رکھنے
[illegible] اہ پندرہ روپیہ ہوا
[illegible] و بچوں کو
[illegible] نا ہے۔ غ

ضرورت ہے

اے۔پی مشن چرچ فتحگڈھ (یو۔پی) کے لئے ایک پاسبان کی ضرورت ہے جسے زیادہ سے زیادہ مبلغ ۶۰ روپیہ ماہوار تنخواہ اور رہائش کے لئے مکان ملیگا۔ جس کے استعمال کے لئے ایک بائیسکل بھی ہوگی۔ امیدواروں کو چاہئے کہ معہ اسناد نقول پتہ ذیل پر درخواستیں کریں۔

المشتہر

پی۔ پاڈل۔ اے۔ پی مشن فتحگڈھ

(یو۔پی)

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض اور عبادت کے لئے گرجاگھر۔ جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے اسٹرصاحبان لائق اور اعلی تعلیم یافتہ ہیں چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا اطلاع کیا جا[illegible] ہونے والے طلبا ذیل کے [illegible]

المشتہر

[illegible]گ[illegible]

پرنسپل [illegible]

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی خبریں اور کرسچن ایڈیٹور کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں سالانہ چندہ حسب تنخواہ خریداران ایک روپیہ سے تین روپیہ تک ہے نمونے کا پرچہ مسی ایچ بینڈی بی۔ ایس سی ایڈیٹر و مینجر مخزن مسیحی فتحگڈھ یو۔پی سے طلب کرسکتے ہیں

کرسچن بک سٹور لودیانہ

اُردو کی پہلی کتاب ۲	رومن پنجابی پرائمر ۱ر
دوسری ۳	تیوہار۔ اسلام میں مسیح ۱ر
صحت جسمی کا تریقہ ۱	ینابیع الاسلام ۳ر

مسئلہ التخلیق ۲ صراط المستقیم ۲ وید کی اصل ۳ ردسوال ۳ر

ملنیکا پتہ۔ مینجر کرسچن بک سٹور۔ لودھیانہ

دستور العمل نورافشان

سالانہ قیمت۔ ہندوستان کے حدود کے اندر ہے

" غیر ممالک سے للعہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا ⅛ حصہ	ہـ	عہ	عـہ
چوتھائی کالم	۱عـہ	عـہ	للعہ
نصف [illegible]	عـہ	للعہ	ہعہ
[illegible]	[illegible]ـہ	ہعہ	۱ا
[illegible]	[illegible]	۱صہ	۱۳

[illegible]ے ہر ایک اندراج نی سطر [illegible] سے کم نہ دیا جائیگا۔

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہے

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصہ سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلی اور مکمل بنانیکی غرض سے پہلی اپریل ۱۹۱۷ء سے تین جماعتیں لوئر پرائمری کی ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کردی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے۔

حصہ ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم سٹی مشن ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری فی طالب علم چھ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری ۲/۳ ہے متفرق خرچ اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم اور کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جنرل گشتیاں[illegible] سے الہ تک کرو کوزل[illegible] سے[illegible] تک مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں۔

مژدہ

مینجر نورافشاں کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار نورافشاں بناکر اُس کا پتہ مینجر کے دفتر میں بھیجدیوے اور ان کے نام پر نورافشاں کم ازکم ایک سال کے لئے جاری کرادیوے تو ایسے خریدار کو ایک ماہ مفت اخبار دیا جائیگا۔

مینجر نورافشان

[illegible]ئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا